

انتقاد

قرآن کے آئینی احکامات

مولف : برگلپور گلزار احمد (ریثائزڈ)

صفحات : ۵۶

طبع : پنجاب ایجوکیشنل بوس - لاہور

برگلپور گلزار احمد صاحب پاکستان کے مشہور اہل قلم ہیں۔ ان کا انگریزی کتابچہ "The Constitutional dictates of Qur'a'n" (قرآن کے آئینی احکامات) ہمارے پیش نظر ہے۔ اس میں آپ نے تعاریف کلمات کے بعد مختلف ابواب میں تدوین قانون، عدالتیہ، سیاسی و معاشی نظام، دفاع، اسلامی حکومت کے تعلقات داخلہ و خارجہ پر قرآنی تعلیمات کی روشنی میں بڑے اچھوٹے انداز میں بحث کی ہے۔

جیسا کہ کتاب کے موضوع سے ظاہر ہے مصنف نے آئینی دفعات کا باخذ قرآن کریم کی آیات کو بنایا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ برگلپور گلزار صاحب نے عنوانات کو ترتیب دیتے وقت قرآن کریم کا کہرا مطالعہ کیا ہے۔ اس لحاظ سے ان کی بہ کوشش قابل تعیین ہے۔ فاضل مصنف کی اس بہترین تصنیف پر بیان کیا ہے کہ اس کی توجہ مندرجہ ذیل نکات کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں۔

(۱) قرآنی ارشادات کو اس بارے میں واضح ہیں کہ مذہب کے معاملے میں کسی پر جائزیں، (لا إكراه فی الدین - قرآن) لیکن اس کے ماتھے ہی قرآنی احکامات یہ ہیں ہیں کہ:

(اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لِمَنْ يَكْسِبُ بِالصِّدْقِ

” اور جب تم لوگوں کے دریان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو ”

(سورة النساء آیت ۲۰۸)

(ب) إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَعْكِمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكُ اللَّهُ

” اے نبی ! ہم نے آپ ہر یہ حق یا ان کرنے والی کتاب اس ائمہ اتاری مے کہ آپ لوگوں کے دریان اس (حق) کے ذریعے جو اللہ نے آپ کو دکھلایا ہے فیصلہ کریں ”

(سورة النساء آیت ۱۰۳)

ان ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی حکومت میں غیر مسلم شہریوں کے لئے علیحدہ عدالتیں قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے شہری حقوق مساوی ہونگے اور وہ مسلمانوں کی طرح اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے میں آزاد ہوں گے۔ ملکی عدالتیں ان (لوگوں) کے دریان انصاف کے قیام کی ذمہ دار ہوں گی۔ قوانین نے انہی غیر مسلم شہریوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو ان کی ذمہ داری کا احساس ان الفاظ میں دلایا ہے کہ : ولا يجرسكم شتان قوم على الاتعدوا إعدلوا هو البر للقوى۔ یعنی ”کسی (غیر مسلم) قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دیے کہ تم انصاف نہ کرو، تم انصاف کرو کہ یہ تقوی سے زیادہ قریب ہے“

(سورة الشائعة آیت ۹)

(۲) اگر مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو اسلام ”بچت“، ہر ہاتھی عائد نہیں کرتا۔ چنانچہ ”بخل“، اور ”کتمان“، جیسے قرآنی الفاظ اس لسم کے مال کے لئے استعمال نہیں کئے جا سکتے اور اسے آیت ۹ا کہ ”الذین يعثرون و يامرون الناس بالبخل و يكتسون ما انعم الله من فضلته“، (جو لوگ خود بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بخل کر رہے ہیں اور جو کوئی اللہ نے

لئے فضل نہیں دیا ہے اسی سبھلتے ہیں۔ (سورہ النساء آیت ۳۸) کے مطابق میں نہیں، لایا جا سکتا۔ بلکہ قرآن کی مختلف آیات (مثلاً آیت ۳۹ سورہ الروم آیت ۲ سورہ لقمان وغیرہ) تو یہ بات واضح کرتی ہے کہ حلال ذبیحون ایک تیار کئے ہوئے سایر سے بالیکو صدقات و خیرات کرنے پر جبر نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) بیت المال یا اسٹیٹ بنسک اور بنکاری کے بارے میں یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اگر ”امداد باہمی“ کی بنیاد پر اور اسٹیٹ بنسک کی نگرانی میں برائیویٹ (نجی) بنک قائم ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ ان کے قواعد میں بنیادی بات یہ ہوئی چاہئے کہ ان کے ساتھ معاملہ کرنے والی باقاعدہ ”حصہ دار“ متصور ہوں۔ قرض کی رقم دینے کے لئے فی صد یا فی ہزار کے حساب سے کچھ رقم بطور فیس مقرر ہو، تاکہ مود لینے دینے کی نوبت نہ آئے۔

(۳) اسلامی حکومت میں جب نجی سلکیت کی اجازت ہے تو پھر نجی صنعت کی اجازت کیوں نہیں ہو سکتی؟ - حکومت عام آدمی کی معاشی حالت بہتر بنانے کے لئے ”امداد باہمی“ کی بنیاد پر نجی صنعت کے قیام کی حوصلہ افزائی کرے گی۔

(۴) زکواۃ اور دوسرے صدقات حکومت وصول کرے اور انہیں قرآن کے بتائی ہوئی مصارف پر خود خرچ کرے۔ سلک کے ہر حصے کے ذیلی دفاتر میں اس مدد کی آمدی کا باقاعدہ حساب رکھا جائے۔ اور مقامی مستحق لوگوں کی فہرست بنانے اور ان میں زکواۃ تقسیم کرنے کے لئے ڈاکخانے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

(۵) دفاعی امور کے محکموں میں غیر مسلموں کے تقریب میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء راشدین، نبی

آئیوی لبری ملیس جکوستون کم ادار میں، غیر مسلموں کو دینا ہی، اسود میں، شامیں کیا جاتی رہتے ہیں۔ بزمیں میں شہنشاہ اور نگہ دیتے چند بخیل، منسلم، اجرنگلوں کی خدمات میں فالنتہ الہائی رہے۔

آخر میں ایک بھر بھر ہم قابلِ معنف کو مبارکباد نہیں کرتے ہیں۔ ان کی بہ کوشش درحقیقت ان لوگوں کے لئے مواد فراہم کر کے جو قرآن کی روشنی میں سلکی آئین مرتب کرنے کے خواہاں ہیں۔

محمد صفیر حسن معموسی۔

انگریزی سے اردو ترجمہ :- طفیل احمد قربشی۔

حصہ